
THE
OUDH PUNCH LUCKNOW
Volume X
1925
WISE MAN IS NOT TO BE DICTATED TO BUT HE IS TO DICTATE UNTO OTHERS (ARISTOTLES)
Fazlullah Artist

جلد ۱۰ نمبر ۳۹

مضامین غیب

مورخہ ۷ اکتوبر ۱۹۲۵ء

یہ کھلا اب تو کہ نوبت پہ گریباں آئی

(نمبر ۲ بسلسلہ ۳۰ ستمبر)

اس مضمون کا یہ دوسرا نمبر ہے "دنیا" کے گزشتہ فقرات اجمالی تھے اب یہاں سے تفصیل شروع ہوتی ہے۔

"ہم اودھ پنچ کے ظریف مدیر سے کہیں گے کہ اگر گدیہ کے خزانۂ عامرہ سے چند ٹکڑوں کا سہارا ہو گیا ہے تو چشم ما روشن دل ما شاد۔ بی مدنیا کی یہ رواداری شکریہ کے قابل ہے کہ دیکا تیل بے محل جلتے دیکھ کے تعزق تھال ہونا واقعی ہمت کی بات ہے۔ لیکن یہ امر قابل غور ہے کہ جب کوئی صاحب علم کسی رائے کی موافقت کرتا ہے تو کیوں اسکے بارے میں رشوت خوری یا ایمان فروشی کا الزام نہایت بیباکی سے لگا دیا جاتا ہے؟ — بات یہ ہے کہ جن پرچوں کی زندگی خود ساختہ لیڈروں کی حمایت پر قائم ہوتی ہے ان کے خیالات اسی قسم کے ہوتے ہیں ان کی روش ہمیشہ یہی رہتی ہے کہ دسترخوان کی مکھی بنے رہتے ہیں۔ — آج ایک آرٹیکل نکلتا ہے:—

"فدائے قوم مولانا حرام خور صاحب کو بفضل خدا قومی سوزاک ہو گیا ہے۔ انشاء اللہ عنقریب آتشک قومی تک ترقی فرمائینگے آپ نے نہایت خوشی سے قومی پچکاری کی ابتداسہی اور قومی سلائی پاس کروانے میں تیوری پر میل تک نہیں آیا۔ صرف تھوڑی سی بدبو سامعین کے نتھنوں میں البتہ گھس گئی تھی تو وہ بھی ہوا کے ساتھ دفع ہو گئی"

کل دوسرا طولانی سرنامہ ہر صفحہ پر جلی قلم سے نظر آتا ہے:—

"عظیم الشان ایثار حضرت احتقان الملۃ کی صاحبزادی مدت سے بیمار تھی مگر اللہ رے ایثار۔ آپ نے فرمایا کہ بیت الخلاء قومی پر جان مال اولاد سب قربان ہے۔ حضرت نے ایک منٹ کے لیے بھی بیت الخلاء قومی سے فراق گوارا نہیں کیا اگرچہ انقباض کی وجہ سے بعض اعضاء شریفہ معرض بروزو خروج میں آ گئے۔ اس شاندار ترین شخصیت نے درحقیقت قوم پر احسان کیا ہے"

اس قسم کے مضامین سے ظاہر بظاہر کسی مالی منفعت کا گمان نہیں ہوتا مگر جاننے والے جانتے ہیں کہ مولانا حرام خور اور حضرت احتقان الملۃ کی مرجعیت بڑھ رہی ہے۔ چندہ حاصل کرنے کی کچھ نئی گھاتیں ان کے ہاتھ لگی ہیں ہر جگہ دورہ کرتے پھرتے ہیں ان کا گن گانے سے پبلک انکی طرف متوجہ ہو جاتی ہے۔ پھر اگر مولانا یا حضرت اپنے مقاصد میں کسی شاندار کامیابی کے خواستگار ہیں تو ضرور سماجی گری کرنے والے پرچوں سے غافل نہیں رہ سکتے۔ جلسوں میں مولانا حرام خور یا حضرت احتقان الملۃ نے جو ہرزہ سرائی کی ہے کم از کم اسکی اشاعت ہی جالب توجہ ہوگی گویا دلالی کے حق میں توسیع اشاعت ہوتی رہتی ہے۔ اگر بہ اتفاق کسی لیڈر کا ستارہ گردش میں آیا اور وہ قوم کی نگاہوں سے گرا تو دو صورتیں ہیں ایک تو دلالی کی رواشت "دوسرے" "پبلک کی ہم زبانی" اسی دوران میں رشوت سے بھی بھینٹ ہو جاتی ہے۔ پس ظاہر ہے کہ جب اس قسم کے اتفاقات روزانہ ہوتے رہتے ہیں تو کیوں "المرء یقیس علی نفسہ" کا بے نظیر کلیہ اپنا اثر نہ دکھائے اور ایک بے لوث قلم کو بھی ایسے اشخاص اپنے تجسس ہاتھوں سے پکڑ نہ لیں اور جس گناہ میں خود مبتلا ہیں اُسے فرضی ہی طور پر کسی دوسرے کے لیے گوارا نہ کریں۔ — کبڑے سے کسی نے پوچھا کہ تم کیا چاہتے ہو تمہارا کب جاتا رہے یا دنیا بھر کبڑی ہو جائے۔ اس نے کہا کوبڑ تو اب گوارا ہو گیا ہاں دنیا کبڑی ہو جائے تو دل کو ٹھنڈک ہو۔ جو مجھے چڑھاتے تھے میں بھی انہیں چڑھاؤں — بی مدنیا کا یہ فرمانا کہ "چشم ما روشن دل ما شاد" ویسا ہی ہے جیسے ایک عورت کسی تاریک گلی میں چلی جارہی تھی سامنے سے مرزا جی ایک ہاتھ میں کبوتر دوسرے ہاتھ میں گھڑا لیے بغل میں چٹائی دبائے آرہے تھے۔ مرزا نے کہا نیکبخت جاتی کیوں نہیں۔ نیکبخت ٹھٹک کے بولیں "واہ تم تو مجھے چھیڑو گے۔ اب تو مرزا گھبرا کے کہنے لگے میرے دونوں ہاتھ رکے ہوئے ہیں نیکبخت ہنس کے فرمانے لگیں "یہ نقرے کسی اور کو دینا۔ کیا میں ننھی ہوں۔ جیسے میں اتنا نہیں سمجھ سکتی کہ مرزا صاحب کبوتر چھوڑ دینگے گھڑے میں اور

کتب قابل دید نایاب زمانہ

آئینۂ اقبال دیانند سرسوتی۔ اس کتاب میں دیانند کی پوری سوانحعمری اور ستیارتھ پرکاش [illegible] تصنیف شدہ کتابوں کا جواب ایکے چال چلن کا ریویو وغیرہ نہایت قابل دید پیرایہ میں تحریر ہوا ہے [illegible] ختم کیے بغیر نہیں چھوڑ سکتا ایسا دلچسپ رسالہ ہے جو دست بدست فروخت ہو رہا ہے آریہ سماج والے اسکا جواب [illegible] نہیں رکھتے [illegible] ہو چکا ہے اسکو ہو سال ہو گئے اسکی تردید آجتک کسی سے نہیں ہوئی باوجود ضخامت [illegible] صفحہ ہونیکے قیمت صرف [illegible]

رسالہ آئینۂ اخلاق۔ اگر کسی صاحب کو اپنے فرزند کو خلق خلیق شیوۂ عقلا کی صحبت محفل میں بیٹھنے اور گفتگو کرنے [illegible] علم مجلس سے ماہر [illegible] بنانا منظور ہے تو یہ رسالہ ضرور خریدیں قیمت [illegible]

رسالہ صابون سازی۔ اس کتاب میں ہر قسم کے صابون بنانے کی ترکیب بہت آسان طریقہ پر بیان کی گئی ہے معمولی انسان بھی اچھا روزگار کر سکتا ہے [illegible] ایک قسم کا صابون بنانے استاد کی ضرورت نہیں۔ قیمت [illegible] محصولڈاک [illegible]

ہندی اردو ٹیچر۔ یا اردو سے ہندی سکھانے والی کتاب بچوں اور بڑوں کو یکساں مفید ہے [illegible] دوسری زبان [illegible] سیکھ سکتے ہیں قیمت [illegible] محصول [illegible]

ملنے کا پتہ۔ بابو شنکر سنگھ جین فرخ نگر ضلع گوڑگانوہ

چنانی بچا کے اُس بندی کو جھیڑیں گے ۔

مرزا جی نے اس مشورہ پر عمل کیا ہو یا نہ کیا ہو لیکن بی منیا اور اُنکے قدر دانوں کے مشورہ پر مولانا پنچ عمل نہ فرمائینگے ! انکا دامن خوشامد خوری لیڈر پرتانی ۔ دوکان داری ۔ بساط بوسی امرا وشناہیر کی آلودگی سے ہمیشہ پاک رہا ۔ اُنھوں نے کبھی معلوم الفسق حضرات کے آتے جاتے کی اس کرنے کی خبریں شائع نہیں کیں ۔ نہ اُن جلسوں کی مجلس کارروائیوں سے کبھی کوئی تعرض کیا جو خلق خدا کے لوٹنے کے لیے جا بجا ہوے ۔ اور نہ معطی کے شرائط عطا کے خلاف اُنکے محاصل صرف کیے گئے

پس بی منیا نے اس عام رسم کے بموجب جس کی پابندی خود کرتی ہیں چشم روشن دل ماشاد کہ جو نہ مزید خالی کر اوث نہیں لگا رکھے ہے ۔

لیکن اُن کا زور خلافت والوں پر کیوں صرف ہو رہا ہے ؟ بی منیا کی تمام ہرزہ سرائی میں آخر کہ ۔ یہ دو تین جملے قابل التفات اہل عقل ہیں ۔ مشنوی صاحب ، کیوں ، کا جواب خود ۔ جس وقت تک خلافت کمیٹی اور اسکے پیشوا ملک پر ظاہر کرتے رہے کہ قوت بازوے اہل اسلام یعنی حکومت ترک اسوقت مالی اور مادی مدد کی محتاج ہے ۔ قرآن حدیث و شعار بزرگان اسلام یہ ہے کہ محتاج بھائی کی مدد نقد و وسعت امکان کی جائے ہندوستانی مسلمانوں کے بازو شل ہیں ٹانگیں معطل ہیں مگر زبان اور رسالہ (بچا کھچا) موجود ہے یہ زبان سے حمایت اور مال سے تنقل کا وقت ہے ۔ اسوقت تک باوصفیکہ اکثر زعما و افراد کی دیانت مشتبہ تھی مگر اُنکی مخالفت نہ کی گئی اور یہ خیال ہوا کہ کمیٹی اہل دیانت و اہل خیانت دونوں کا مجموعہ ہے ممکن ہے کہ اہل دیانت کے اثر سے مال امانت حقداروں کو پہونچ جائے ۔ بعض اسلامی پرچے (مثلاً گورکھپور کا مشرق اور

ملیگا وہ گورنٹ اسقدر سے کھولے پر مائل ہوے اُنکے صدق کو بے محل سمجھ کے انتظار کیا کہ دیکھیں اونٹ کس کل بیٹھتا ہے " باہمیں مردمان بیہودہ ساخت ! اسوقت ہندوستان میں ایک ہڑبونگ تھا ہر بونگ میں کوئی کسی کی سُنتا نہ تھا ترک سوالات کی تی لات ۔ جیل خانے جانے کا اشتیاق مؤیدین کے ہجوم بھولی بھالی خلقت اور دکانوں کی کمی بھیر کے سامنے رجزخوانیاں لن ترانیاں ۔ کارخانہ خدائی اُلٹ دینے کا زبردست اظہار یہ ایسے ہڑبونگ تھے کہ ایسے میں معقول بات

مقبول ہونی مشکل تھی رفتہ رفتہ خیانتوں کی بو چولھے گرم ہی رہے جن جن اہلمد کی روٹیاں اسی ہڑبونگ پر قائم تھیں وہ اہل خیانت کے فحاشی بچے اور لیپ پوت کرنے لگے ۔ ادھر خیانت کی عفونت شائستہ فراش ہوئی اُدھر غازی مصطفےٰ کمال نے خلعت خلافت کو بوسیدہ کے دھرا کپڑوں کے صندوق میں بند کر دیا ۔ کہ یہ امانت موجود ہے جس قامت پر ٹھیک اُترے اُسے مبارک ہو پنچ جی ہزار نصیحت کھائی ۔

خود ہی خلیفہ بناتے ہو اور خود ہی چڑھ چڑھ کے لڑنے آتے ہو ۔ زبان اور فضل میں موافقت نہیں "آزمودہ را آزمودن جہل است"

غریب قدوائی نے مشورہ دیا کہ لیلا جو جنبہ ہوئی سوانگ موقوف کرو مگر حامیان خیانت کمیٹی بھلا کب چونکتے ہیں اُن میں سے بعض صاحبان عقل نے تو مصطفےٰ کمال پر ہیں بیٹھے بیٹھے نیلے پیلے دیدے نکالے غصہ ہو ہوا اندھیرے میں گھورنے کی مشق شروع کی بعض نے قدوائی صاحب پر ہیچ آزمائی فرمائی قدوائی صاحب اکیلے اس میدان میں دکھائی دیے کوئی ہمصفیر نہ ملا اور خیانت کمیٹی کی ضرورت یوں ثابت کی گئی کہ واہ صاحب ابھی کام بہت باقی ہے ہم مشین تیار کر رہے ہیں دیکھ لینا ایک خلیفہ صبح ایک خلیفہ شام تیار کرینگے وہ بے وقوف ہے جو سمجھتا ہے کہ ہم کوتاہ دست ہیں ۔ آپ جانیے خلافت ایک مذہبی مسئلہ ہے جسٹس امیر علی نے دُنیا بھر کے مسلمانوں کو ایک نقطہ پر متوجہ ہونے کے لیے یہ تحریک کی تھی مصر میں بھی خلافت کمیٹی قریب قریب شام میں بھی اور سرحدی ممالک ہندوستان میں بھی خلیفہ کے ساتھ خلافت کا عزل ہونے سے اس تحریک مردہ ہو گئی مگر مصر کے فرسودہ خیال اشخاص در پے ہوے کہ اگر نعمت عظمیٰ ہمارے ہاتھ لگے تو اچھا ہے انھوں نے ایک مؤتمر اسلامی (کانفرنس) فراہم کرنیکی تجویز



(۱) پچھلے انڈے گندے ہوے نسل بڑھے کس طور

(۲) شاخ بشاخ اُڑتے پھرو ماوا بڑھاؤ اور !

ایک عمدہ مکان کی خریداری منظور ہے

جو اوڑم مدہ ڈیا بشلر گنج لکھنؤ یا ان کے گرد و نواح میں واقع ہو ۔ احاطہ بہت وسیع ہو ۔ بہاو نوادرش رہ دو اسٹیں مع تفصیل قیمت بکمرے معرفت اودھ پنچ لکھنؤ روانہ فرمائیں

پیش کی تھا کہ ملک خدا کی مرضی پر نظر ہیں انہیں
اور انھیں محسوس ہوا کہ ملک خدا آزاد نہیں ہے
بند ہے۔ ہندو خلیفہ ہوا تو آقا کا ملک خلافت
ہو جائے گا۔ ایک ایسے مؤتمر اسلامی کا وجود ہی
محال ہے جو آزادوں کو اپنی مرضی کے خلاف
گردن پکڑ کے کسی راستے لے جائے اور وہ چپ
چاپ چلے جائیں۔ مؤتمر بنے گا تو صرف ایک یا چند
تجویزیں پیش کرنے بھر کا ہوگا۔ اور کثرت کے اعتبار
سے تائیں تائیں فش۔ چنانچہ سال ڈیڑھ سال
اس مؤتمر کے انتظار میں تیر ہو چکے ہیں۔ ابن سعود
کی تعیین ہوسی کئی مرتبہ کی گئی کہ دیکھیے واللہ زیادہ بندہ
خاص کے مشورے پر چلیے اور مؤتمر کو جلدی بلوا لیجئے
فدویان رنیش فش بہت بے چین ہیں ہندوستان
میں آپ کے خلاف بہت شورش ہے۔ ہم اس
شورش کو اسی وعدے پر دبا رہے ہیں کہ مؤتمر کا
انعقاد حضور نے منظور فرما لیا ہے۔ اگر آپ نے
ذری ڈھیل ڈالی تو ادھر فدویان خاص کی
روٹیوں پر بن جائے گی اور ادھر عالم بھر کے
مسلمان آپ سے روٹھ جائیں گے۔ لیکن اہل
کانوں پر جوں دریگی۔ سلطان اعظم خالق کے
خوبصورت دل لیت و لعل سب جانتے ہیں۔
ان امور پر نظر کرنے کے بعد ہر شخص خود ہی فیصلہ
کر سکتا ہے کہ ہند کی مرکزی خلافت کمیٹی نے
بیشتر خدمات جو آپ دھاندلی اور ہٹ دھرمی
کے ساتھ اپنے سر اوڑھ لیے انہیں روپیہ صرف
کرنے کی بعض سے کوئی اجازت نہیں پائی۔ پھر
خدمات بھی کس کے؟ میاں عبدالعزیز ابن
سعود کے جنکا مذہب قدیم مذہب سے بالکل
جداگانہ ہے یعنی صحابہ اور شہدا کے مزار پامال
کرنا توحید ہے رسول اللہ کے گنبد پر گولیاں
برسانا اور ان کے حرم محترم کی قبر سے گستاخانہ
تخاطب کہ بہت دنوں پرستش کرواتی رہی اب
کچھ طاقت ہو تو سامنا کر۔ رسالت ہے ابلا آئین
اور حرم محترم میں خونریزی جہاد و حج ہے۔ مسلمانوں
کا مال تلف کرنا اور لوٹنا زکوٰۃ ہے۔ مسجدیں گرانا

نماز ہے عقائد خواہ کچھ ہی ہوں عمل یہی ہے۔
خود بانہ عوارض کا سلسلہ برابر جاری ہے
بہ شوقی و من اعمل انہ تنبیہتا میں جیب
ہو رہی ہے پرچہ جاری کیا گیا وہ بھی ابن سعود
کا اختلاف بجز اس بیہودگی کے اور کوئی کام
انجام دیا ہو تو کوئی بتائے۔ شوکت علی صاحب
اپنے کو نے چند بے دلیل دعوے کیے ہیں
ہم نے یہ کیا ہم نے وہ کیا ہم تین مرتبہ چھینکے
ایک ہی نماز میں دو مرتبہ وضو توڑا اعرش
کے تارے توڑے ترکوں کو اس قابل بنا دیا
کہ آج وہ آزادی کا بھونپو بجا رہے ہیں۔
ہم اتحاد کی چولیں بٹھا رہے ہیں۔ ابن
سعود اتحاد کی جڑ ہے بھائیو اس جڑ کو مضبوط
پکڑو۔ ورنہ اسی بات پر دو لاکھ چندہ۔ ہم مؤتمر
اسلامی کا انعقاد چاہتے ہیں اسکے لیے روپیہ کی
ضرورت ہے ہم مردہ شوئی کی خدمت بھی اپنے
سر لیتے ہیں یتیموں کو دودھ بھی ہمیں پلائیں گے
رانڈوں کی شادیاں بھی ہمیں کرائیں گے کسی
کے یہاں بچہ ہوتا ہو تو ہم جننے کی تکلیف گوارا کرینگے۔
کسی کے گھر میں بچوں کی والدہ موجود نہوں تو ہم
حاضر ہیں۔ ٹوٹی پھوٹی مسجدیں ہم بنائینگے۔
آخر یہ سب کام خلافت ہی کے تو ہیں۔ سابق
میں تم لوگوں سے روپیہ ملا تھا اسمیں سے
کچھ حصہ ترکوں کے کیلئے لگا کچھ پروپیگنڈا میں صرف
ہوا یا روپیہ صرف کرنے کے لیے ہوتا ہے
اور ہم پیدا کیے گئے ہیں صرف کرنے کے لیے
تو پھر کیوں نہ تمہاری چھریاں ٹوک کے تم سے اپنا حق
لیں۔ ایک طومار مکر و کید ہے جس کا سلسلہ
ٹوٹتا ہی نہیں۔ مولانا اودھ پنچ بلا تفریق مذہب
وملت تمام اہل ہند کے خیر خواہ ہیں اس فریب
کے جلتوں مال مسلم ضائع ہوتے دیکھ کے صبر
نہیں کر سکتے۔ ورنہ علی برادران سے کوئی
خصومت نہیں بلکہ دور کی صاحب سلامت ہے۔
اگر بی منیا ملاان بن کے نہ پوچھتیں کہ خلافت
والوں پر زور کیوں صرف ہو رہا ہے تو حق کی

رہنا۔ خیر اب تو معاملہ چھڑ گیا تحریریں امنی کے
اوصاف جو بیان کیے جاتے ہیں انکی حقیقت واضح
کر دی جائے گی۔ بی منیا کی فرمائش ہے کہ ذرا
تو خلافت کمیٹی کی موجودگی نقصان دہ
ثابت کرنا چاہیے۔ یاں ان بیہودہ گالیوں اور
کارٹونوں سے پرہیز کرنا چاہیے اور کسی معقول تجویز
کے ساتھ مفاد کی تبلیغ کی جائے۔

نقصان رسانی کا ثبوت اس سے زیادہ کیا ہوگا
کہ خواہ مخواہ ابن سعود کے کرتوت یعنی قتل عام
طائف و توہین بیت اللہ و مساجد و مقابر کی
خبریں پوشیدہ رکھی گئیں۔ ابن سعود نمک خوار سرکار
انگریزی تھا اسکی عصمت کے راگ ہر گلی کوچے میں
الاپے گئے جب راز کھلا تو مسجد کے واسطے فرضی
مسجد اور قبہ کے واسطے "تحریم" کا عذر گڑھا گیا
اور اس بیجا حمایت میں میراث پدری کی طرح غریب
وناداد قوم کا روپیہ خوب لٹایا گیا اب تک دورے
کیے جاتے ہیں۔ یہ کچھ کم نقصان نہیں ہے۔ مسجد

نوٹس نسبت دکھانے وجہ کے (نمونہ عام)

بعدالت جناب مولوی سید خورشید حسین صاحب بہادر جج ماتحت ہردوئی
مقام ہردوئی۔

مقدمہ نمبر ۱۲ سنہ ۱۹۲۵ء

بابو رگھوناتھ پرشاد ولد لکشا پرشاد قوم کائستھ ساکن موضع گونڈا
مزرعہ کا جو پرگنہ و تحصیل سندیلہ ضلع ہردوئی وغیرہ ساکنان

بنام

جگناتھ وغیرہ — فریقثانی

بنام
شیو درشن ولد ننگے قوم برہمن ساکن موضع سیاؤ ڈیہہ وارد حال
بازید پور مزرعہ گوڑ دہ کھیم پرگنہ گوپامئو

چونکہ مسمی رگھوناتھ پرشاد نے درخواست اس عدالت
میں گذرانی ہے کہ ڈگری ابتدائی قطعی کی جاوے۔
لہذا تم کو اطلاع دی جاتی ہے کہ تم اصالتاً یا معرفت کسی وکیل
کے جو حالات مقدمہ سے بخوبی واقف ہو بوقت ۱۰ بجے بتاریخ
۲۲ ماہ اکتوبر سنہ ۱۹۲۵ء اس عدالت میں حاضر ہو کر درخواست
کے خلاف وجہ دکھاؤ۔ اگر ایسا نہ کرو گے تو درخواست مذکور
تمہاری غیر حاضری میں سماعت کی جائے گی۔
بتاریخ ۔۔ ماہ ۔۔ سنہ ۱۹۲۵ء بثبت دستخط اور مہر عدالت کے جاری کیا گیا۔
وقت حاضری وغیرہ بیان سپ جگی ہے رونق ۱۰ بجے سے ۴ بجے تک۔
دستخط حاکم مہر انگریزی

[illegible] جاری

مدینہ کے ساتھ گستاخی کرنے کی خبر آئی مسلمانوں کے دل ٹوٹ گئے اس فعل سے برائت کے اظہار میں جلسے کیے گئے تو ابن سعود کو مکاری سکھائی کہ تو انکار کر جا وہ منکر ہو گیا اس انکار کی اشاعت پر خوب دل مسلم مضائع ہوا لفظانت سے التجا کی گئی کہ وہ سرکاری طور پر انکار کرے مگر اس نے منطق سے فائدہ اٹھایا اور کہا کہ ابھی واضح ثبوت نہیں ملا" لیکن غیر واضح ثبوت وہاں ضرور موجود ہے بعد تحقیق اطلاع دی جائے گی خدا کرے یہ واقعہ ہی غلط ہو۔ بی منیا اپنے دل میں اس بات پر خوش نہوں کہ اگر یہ واقعہ غلط ہوا تو الزام دینے والوں کو پشیمانی ہوگی۔ ہرگز نہیں طائف اور مکہ کے واقعات ابن سعود کے لیے کافی ہیں قومی اداروں کو اس قسم کی ضد ہٹ اور کجاج سے کیا واسطہ۔ خلافت کمیٹی جب تک ایسے افراد کا نام ہے جن کی توصیف صدر مضمون میں کی گئی ہے تب تک وہ خیانت کمیٹی ہے خباثت کمیٹی ہے تفرقہ انداز کمیٹی ہے یہی معقول تجویز ہے اور اسکے خلاف جو کوئی حرف زن ہو وہ بیہودہ ہے۔ مضمون کسی قدر طولانی ہو گیا مگر واقعات کی توضیح ضروری تھی تاکہ ناظرین اودھ پنچ ان باریکیوں سے کارٹونوں کے سمجھنے میں مدد لیں۔ بحث نہایت ضروری ہے اور روح الوقت ہے۔ باقی رہے بی مدنیا کے نخرے تو ان کا جواب وقتاً فوقتاً ہوتا رہے گا۔ "ہر خرے کہ باشد......... اگو

ہم کو تو دل لگی سے غرض ہے کہیں سہی

راقم ——— م

ادبار

نظرے ناخوش گزرے

ڈیر مسٹر پنچ۔

وہ دن تو آپ کو یاد ہی ہوں گے جب "علی بجائی" ہاتھی پر بٹھا کر بڑی دھوم دھام سے نکالے جاتے تھے۔ روپے اشرفیوں کے جوڑے انکی بجاری بھرکم گود میں ڈالے جاتے تھے۔ تلک لگایا جاتا تھا جس طرح شاہی سواری کے آگے نقیب "دُہٹو بچو۔ ادب سے۔ قاعدے سے۔ نگاہ روبرو" کہتے چلتے تھے۔ اسی طرح انکے پیچھے لونڈے لاڑیے "بجے ماتولی کی بجے شوکلی کی۔ بول علی بھائیوں کی جے" کہتے چلتے تھے۔ کبھی کبھی "بجے جگت ائی کی" بھی سُنی جاتی تھی۔ سواری کا ہے کو ہولی کا سوانگ تھی۔ ایک صاحب کہتے تھے کہ ہم لالہ ہیں دوسرے صاحب آنگ میں تنگ ملانے تھے کہ ہم پنڈت جی ہیں۔ کیا نام کہ جس وقت لالہ ہردیال نے سُنا ہو گا کہ روپے اشرفیوں سے بتوں نے ان کو ایسا ڈیر کر دیا جیسے ہنومان جی نے راون کو تو انھوں نے ایک دو کیک دو تین ٹچے سنجھ گوشت، کچھ ٹوست، کچھ مکھن ضرور خیرات کیا ہو گا۔ میں نے سُنا ہے کہ لالہ ہردیال اب بھر جاتے ہیں۔ کہ یہ لوگ لالہ اور پنڈت کا لقب اختیار کریں ہمارے لالہ بھی کچھ یوں ہی سے ہیں ارے کبھی لگے ہاتھوں لالہ پنڈت فنڈ کھول در ایک دو بتوں میں تو لقب صرف بدلا تھا۔ اور مولانا کے بجائے پنڈت اور لالہ ہو گئے تھے اگر ہندو جاتی بڑے بڑے تھیلوں سے پوتے بھردے تو پورا نام بدلنا بھی کچھ مشکل نہیں ہے۔ الجنس تمیل الی الجنس والاولاد میل الجنس۔ بلاد خوری آبگینہ فروشی کے واسطے صرف چندہ کی حاجت ہے پھر کیا پوچھنا ہے سب کچھ درست ہو جائے گا۔ اگر لالہ ہردیال کہیں گے کہ ہندی نام کا فتویٰ لکھا لو۔ مُردے جلا دینے کا فتویٰ مرتب کراؤ۔ اور شیو جی، برہما جی، کرشن جی، رام جی کی پوجا کا بھی فتوے دلا دو تو ہمارے پانسو علما فی الفور آ جائیں گے اور ایک۔ ایسا متفقہ فتویٰ شائع کر دینگے کہ جس کا نہ ماننے والا کافر دوزخی اور غدار ہو گا! مگر شرط صرف یہی ہے کہ چندہ بھرپور ملنا چاہیے۔ ابن سعود نے مقامات مقدسہ کو جو نقصان پہنچایا تو ہمارے بلاد خوروں نے اسی کو حق بجانب قرار دیا اگر خدانخواستہ لالہ ہردیال صاحب چندہ دے کر ان سے فتویٰ حاصل کرنا چاہیں گے تو کچھ بھی وقت نہوگی اور ایسے ایسے مذہبی نکات وہ نکالیں گے کہ خدا کی پناہ کعبہ ابتدائی بت پرستی کی یادگار ہے لہذا وہم آن واجب! اولیا اللہ کے مزارات قبریں ہوتا ہیں ہڈیاں نکال کے پھینک دو۔ یا ایھا الذین آمنوا انما الخمر والمیسر والانصاب والازلام رجس من عمل الشیطان فاجتنبوه لعلکم تفلحون [illegible]

علی عیوبہم لا اعلم سے

داہند وم بہ مسلمانی کا فرہند جو کہ مشق ورزند دین دل ببو
گر بصدق ارادت کبیثہ درسو پر سے سوت بندہ خود کشو

بجرم کہ سرانجام من چہ خواہد بود

—————

پیچھے ایک اور مزے کی بات سُناتا ہوں۔ دو جو ناگپور میں ڈاکٹر مونجے اور ڈاکٹر جی کر رہتے ہیں۔ وہی جو کبھی کبھار کونسل میں سوامی نشستوں پر دکھنے دیکھے جاتے ہیں۔ ان ہی دونوں ڈاکٹروں نے بڑی زبردست

سمن بنابر انفصال مقدمہ

(آرڈر ۵۔ قاعدہ اول)

نمبر مقدمہ ۲۲ ۱۹۲۵ء

بعدالت آنریری منصفی شمس آباد بہیم ضلع فرخ آباد اجلاس خان بہادر سید محمد سلطان صاحب آنریری منصف

رادھاکشن ولد دوہی پرشاد پسران گوبند پرشاد قوم ہماجی ساکن قصبہ شمس آباد مدعی

بنام

[illegible]

بثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۱۶ ماہ اگست ۱۹۲۵ء جاری کیا گیا۔

مُہر عدالت

دستخط حاکم عدالت آنریری



زمانۂ حال کا راون

"جز بدہ یا دندارم چیزے"

تحقیقات کی ہے اور یہ منکشف کیا ہے کہ ہندو نوجوانوں کو گوشت کھانا چاہیے۔ اس دن ماڈیم لائبریری واقع ناگپور میں تقریریں کیں بڑی شد و مد سے اپنے انکشاف سے عوام کو روشناس کیا۔ وہ کہتے ہیں کہ ہندو عورتوں کی عصمت دری کی وجہ یہی ہے کہ ہندو گوشت نہیں کھاتے۔ ہندو ہر جگہ اس واسطے پٹتے ہیں کہ وہ گوشت نہیں کھاتے۔ ہندو بزدل اس لیے ہوتے ہیں کہ انھیں گوشت کھانے کو نہیں ملتا۔ بھلا پوچھیے یہ کونسی ڈاکٹری ہے۔ گوشت کھانے سے غصہ بڑھتا ہے۔ مسلمان اپنے پیٹ میں گھونستے ہیں۔ یہی گوشت خوری ہے کس نفع کو پہونچے جو ہندو گوشت کھائیں۔ تجارت میں غصہ بڑا اور حد بھر بڑا ہے۔ تاجر پیشہ ہندوستانی جماعت ہندو ہو یا مسلم گوشت کے قریب نہ جائے تو اچھا ہے۔ کیا معنی کہ انگریزان میں حکمت چلی اور گوشت خور دندان سگ کا مضمون ہوا تو مصیبت کچھ بڑھ جائیگی۔ ہاں یہ دوسری بات ہے کہ کونسل میں بل منظور ہو جائے کہ گوشت کھانا ہندوؤں کے لیے جائز ہے۔ ڈاکٹر گور صاحب کو ادھر توجہ فرمانی چاہیے۔

آپ نے سب لڑائیاں تو سنی ہوں گی لیکن "دھوتی اور پائجامے کی لڑائی" شاید ابتک نہ سنی ہوگی۔ لیجیے وہ بھی سن لیجیے۔ جبل پور کے تعلیم یافتہ مرہٹوں اور کالج کے لونڈوں نے دھوتی اُتار پھینکی ہے اور پائجامہ پہننے لگے ہیں۔ (پتلون نہ سمجھیے گا!) دور سے انھیں دیکھو تو یہی گمان ہوتا ہے کہ وہ مسلمان ہو گئے۔ اسی طرح پرانے مسلمان باشندے اور بقول اہل روہیلکھنڈ "تھنڈ سے" دھوتیاں استعمال کرتے ہیں پچھلے سال دسہرہ کے موقع پر جب یہاں فساد ہوا تو مسلمانوں نے مسلمانوں کو خوب پیٹا اور ہندوؤں نے تو ہندوؤں کو مار ہی ڈالا۔ جب مسلمان پٹتے تھے تو کہتے کہ بھائی ہم سے کلمہ پڑھوا لو، ہم تو مسلمان ہیں! ہندو تو ہیں نہیں! پیٹنے والے کہتے تھے ارے یہ دھوتی! یہ دھوتی! ٹھیک اسی طرح جب ہندو پائجامہ پہنے ہوئے دھوتی بند لالاؤں اور لفنگوں کے ہاتھ سے مار کھاتے تو چولی دکھانے لگتے۔ وہ کہتے تھے ارے ہم ہندو ہیں ہندو ہیں۔ لیکن کون سنتا تھا پائجامہ کا جھانک سے غریبوں کو خوب مجروح کرایا۔ لیکن خبر نہیں کیا بات ہے کہ ابتک ہندوؤں نے پائجامہ پہننا نہیں چھوڑا ہے نہ مسلمان دھوتی چھوڑتے ہیں۔ ممکن ہے کہ دونوں فرقوں نے قسم کھالی ہو کہ جو کچھ ہو جائے ہم ان کو نہ چھوڑیں گے! بیسویں صدی کا یہ انقلاب دھوتی و پائجامہ یادگار رہے گا۔

شوربان پنچ جی کیا یہ سچ ہے کہ جتنے جھگڑے فساد ہوا کرتے ہیں وہ سب گورنمنٹ کرائی ہے؟ آج ایک مہتر اور ایک مرہٹہ میں تو تو میں میں ہو گئی۔ مہتر نے ازرہ انتقام گائے کا گوشت اپنے کرم فرما کے گھر میں ڈال دیا۔ دوسرے دن وہ طوفان اٹھا کہ الاماں! بس مسلمان اور گورنمنٹ ان ہی دونوں کی سازش ہے! جلسہ ہوا ملامت کا رزولیوشن منظور کیا گیا۔ پولیس میں رپورٹ ہوئی، حکام بالا سے شکایت کی گئی لیکن جب راز کھلا کہ مہتر صاحب کی کرامت ہے تب کہیں جاکر جوش ٹھنڈا ہوا۔

اگر یہ ظاہر نہ ہوتا تو ہماری گورنمنٹ کے گناہوں کے پشتارہ میں ایک بڑی بھرورزنی گناہ کا اضافہ ہو ہی گیا تھا۔ خیریت گزری۔

اچھا مولانا پنچ باقی پھر سلام علیکم۔

حسن عزیز جاوید

انکشافِ حقیقت

اور

یارانِ طریقت

ابتک ہمارے شہر کی میونسپلٹی لطف سے ایسی ہی خالی تھی جیسے طنبورے بغیر راگ یا ہولی بغیر پھاگ مگر خدا کا شکر ہے کہ ایک درجن لونڈے نے ترتیب سے اچھل کے فرائض تک پہونچنے کا ٹھاٹھ باندھا ہے اسے ڈراما کہیے یا آسن گرہات قاعدے قرینے کی کہتی ہو اپنی حقوق کی حفاظت میں جب ہر گروہ مصروف ہے تو اس طائفہ کو کیوں موقع نہ ملے اور کم از کم ایک شاہد طناز اپنے حقوق کی جگہ دلوں کو پامال کرتی کنگھی چوٹی سے درست مستی کاجل سے لیس نازک نازک ہاتھوں سے پنکھیا جھلتی اگالدان خاصدان مقابہ پاندان طبلے سارنگی مجیرے گھنگرو پیشواز ساتھ لیے میونسپل ہال میں جلوہ گر ہو۔ اور اپنے تمام حقوق کا مطالبہ نہ کرے۔ مثلاً:۔

(۱) کیا میونسپلٹی براہ مہربانی بتائے گی کہ مازو کسیس۔ پان گجراتی۔ ناخن خر سوختہ۔ کھیل کی چوئی پھٹکری۔ گلنار۔ کندر پوست انار زرشک سودہ وسائیدہ کا ایک مرکب مقدار معلوم شام کے وقت ہر گھر پر پہونچانے کا بندوبست کیوں نہیں کرتی

سمن بنابر انفصال مقدمہ

(آرڈر ۵ - قاعدہ ۱ و ۵)

نمبر مقدمہ ۲۵۰ سنہ ۱۹۲۳ء

عدالت آنریری منصفی شمس آباد ضلع فرخ آباد باجلاس خان بہادر نواب سید محمد سلطان صاحب آنریری منصف

[illegible] بہاری لال ولد [illegible] قوم [illegible] ساکن موضع [illegible] شمس آباد مدعی

بنام

[illegible] ساکن موضع [illegible] پرگنہ شمس آباد [illegible] مدعا علیہ

[illegible] مدعی نے تمہارے نام [illegible] کے واسطے [illegible] ہے لہٰذا تم کو حکم ہوتا ہے کہ تم تاریخ [illegible] وقت ۱۰ بجے دن کے [illegible] اصالتاً یا وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو [illegible] مقدمہ کا جواب دے سکے [illegible] حاضر ہو اور جواب دہی دعوے کی کرو اور چونکہ وہی تاریخ جو تمہارے واسطے مقرر ہے وہ واسطے انفصال قطعی مقدمہ کے تجویز ہوئی ہے پس تم کو لازم ہے کہ اسی روز اپنے جملہ گواہوں کو جن کی شہادت پر نیز تمام دستاویزات جن پر تم اپنی جوابدہی کی تائید میں استدلال کرنا چاہتے ہو اسی روز پیش کرو۔ اطلاع دی جاتی ہے کہ اگر بروز مذکور تم حاضر نہ ہوگے تو مقدمہ بلا حاضری تمہارے مسموع اور فیصل ہوگا۔

بثبوت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۱۰ ماہ اگست ۱۹۲۵ء جاری کیا گیا۔

دستخط حاکم بخط انگریزی

مہر عدالت

جبکہ یہ حقیقت مخفی نہیں کہ دنیا و سائل رزق کی فراخی سے خوش ہوتی ہے اور یہ طائفہ تنگی سے۔

(۲) اللہ کی قسم میں سچ کہتی ہوں جھوٹ کہوں تو دیدے پٹم ہو جائیں دائیوں کی کمی سے بہت بے کلی ہے کل ملاجہ ...... کے یہاں ناچنی تھی ناف مل گئی۔ یہ ولایتی دائیاں نگوڑی گھاگھر ہوتی ہیں پہلے ملنا نہیں جانتیں۔ مردوں کے لیے ہندوستانی حکیم مقرر کرنے کی تجویز ہے۔ مدرسہ کھلیں گے تو پھول باسا کی ہوسکے واسطے بھی ایک مدرسہ کھولنا چاہیے شہر میں وہی تو ایک دائی ہے۔ شیخ ...... صاحب آپ تو میرے دیور ہیں میری جان کی قسم سچ کہیے یہ ہی بات کہ نہیں؟۔ آج آپ ہی سے تو کہا تھا تم لنگوٹی کیوں باندھتی ہو۔

(۳) میں تجویز کرتی ہوں کہ محکمۂ حفظان صحت کی طرف سے ایک کمیشن اس امر کی تحقیقات کے غرض سے مقرر کیا جائے کہ کیوں رنڈیوں کے یہاں اکثر بچہ پیدا نہیں ہوتا نگوڑی سدا بانجھ بجوگی شیطان کی لنگوٹی بنی رہتی ہیں۔ یا بے واسطے بچوں کی تعداد روز بہ روز گھٹتی جاتی ہے مگر ناچنے والیاں بیچاریاں دوسروں کے بچے لے کے پالتی ہیں۔ ان پر روپیہ خرچ کرتی ہیں انھیں تعلیم دلاتی ہیں۔ پھر بھی اد هر جوان ہوئیں اور دوسرے کا ہاتھ پکڑ کے چل دیں۔ تو آپ کیا ہے کوئی خون تو ملا ہوا نہیں ہے جو درد کی آنک اور جوش رو کے تھامے۔ کیڑا سی جان نے سے پالی اور وہ بھی پھینک کے الگ ہو گئی۔ دکھ سہیں بلی فاختہ کوے انڈے کھائیں۔

(۴) شیخے صاحب ہر ہے جو یہ اس قسم کی قانون کی مدے معدے کی جڑ سے مینو سپلٹی نکالتی ہے جس سے ناک میں دم ہے یہ ہر مہینے گھڑی گھڑی دوڑ ہے دوڑ ہے خانہ خانہ کیسی ۔ اس سڑک پر کمرہ ٹھو۔ ہندی صاف صاف کہتی ہے زری پی مینو سپلٹی اپنے ہوش میں آئیں کیا دربدر گھسنے ہی کیا ہے کہ جب جا ہا جھپٹا پکڑ کے گھر سے نکال دیا۔ کوئی ہم مینو سپلٹی کے گھر تو بیٹھ نہیں گئے ہیں نہ مینو سپل کوئی مردوا ہے کہ جب تک جی رہے ہے جب بگڑ ہی تو نکال دیے گئے۔ میں سب صاحبوں کو آگاہ کیے دیتی ہوں کہ یہ رزولیوشن ہمیشہ کے لیے موقوف کیا جائے۔ جو شوا جاری کمائی کو ناجائز ٹھہراتا ہے ذری سامنے آ کے کہے تو سہی جو بوٹیاں نہ نچوا ڈالوں تو جب کی سند۔ بڑے آئے وہاں سے ناجائز ہے ناجائز ہے۔ ٹیکس باندھتے وقت جائز ناجائز نہیں سوجھتا جو بی مینو سپلٹی ہی ٹیکا پانکا دھیلے میں نخا کا ہیں تو ٹیکس کیوں شیر مادر کر جاتی ہیں اور ڈکار نہیں لیتیں۔ یہ خواہ مخواہ کا حیلہ ہے کہ ہم تو ناچ گانے کی آمدنی پر ٹیکس باندھتے ہیں۔ لینے کے وقت سب ننھے بھولے بن جاتے ہیں۔

(۵) آپ سب صاحبوں کو معلوم ہے کہ ایک دم صورت اور سو نور ناز نخرہ "رنڈی میں ناز نخرا نہ ہو تو کوئی تھوکے نہیں۔ مینو سپل ہم لوگوں سے ٹیکس لیتی ہے مگر آج تک اس نے کوئی ایسی تعلیمگاہ نہیں کھولی جس میں رنڈیوں کو ناز نخرے کی تعلیم دی جائے۔ بعضی نوچیاں ایسی گوبر گنیش ہوتی ہیں جیسے مٹی کا تھوا۔ نگوڑیوں کو اتنی بھی تک نہیں کہ تماشبین کی خاطر مدارات کیونکر ہوتی ہے۔ دل موہ لینے کی کیا تدبیریں ہیں۔ انگڑائی کے بہانے تن کے گات کیونکر دکھائی جاتی ہے۔ کن باتوں سے کنگلا تماشبین کا دل پسیجتا ہے بھرا ہوا آتا ہے اور خالی جیب لے کے گھر جاتا ہے۔ تماشبین کے دل میں امنگ کس طرح پیدا کی جاتی ہے جھوٹ موٹ کے عشق میں کونسی شکل اختیار کرنی چاہیے جو تماشبین سمجھے سچ مچ رنڈی ہم پر مرتی ہے۔

(دوائی آپ کی [illegible])

حقیقت شناس

(فقط تصورات)

خدا جانے دینی شکست کے پوشیدہ درکھنے میں خبیسیں کو کیا مزا ملتا ہے کوئی لنگوا کیسے کہ ترکی شکلا نہیں مانا ہے تو اس سے کیا فائدہ ہوگا۔ ایک جو لاہے کے بچے نے میں تیر کا نشانہ خطا ہو حضرت بھاگے لوگوں نے کہا میاں تمھارے ہی تو دمیں تیر لگا۔ کہنے لگے واللہ جھوٹ کہتے ہے رفیقوں نے ساحل کی حفاظت ایسی قوت کے ساتھ کی ہے کہ بدوؤں یا انھیں کوئی گزند نہیں پہنچ سکتی۔ ابھی تو دشمن کا ایک ہی جہاز ڈوبا ہے۔ تھوڑے دنوں میں بیٹھے گا جیسا ابن سعود ہوگی جیسا موری شیاہ ملکہ ہے۔

اگر یہ خبر سچ ہے کہ مسز سروجنی نائیڈو کے ہمراہ جو ذات ان کی مرضی سے مسلمان ہو گئے تو مسز نائیڈو نے واقعی سلامت طبع کا نہایت عمدہ ثبوت دیا مسلمانی کی ہوس میں شرکت کے لیے ہر ایک لیڈر منھ کھولے بیٹھا ہے۔

شفق سرخ ایران نے ہر ستمبر کی اشاعت میں مدینہ کے متعلق ارکان پارلیمنٹ کی گفتگو شائع کی ہے۔ یہ تو نہ معقول ہے کہ پچھلے مدینے کے حالات سے پوری آگاہی حاصل کی جائے اس کے بعد ایسا رویہ اختیار کیا جائے جس سے تمام فرق اسلامیہ کے اعمال مذہبی تجویوں کی روک ٹوک سے آزاد ہو جائیں دائرۂ اقتدار کی وسعت ایران کو ملحوظ نہیں اس کی خدمت صرف اسقدر ہوگی کہ ملا نجد سے حجاز کی جان بچے۔ اسی غرض سے سفیر ایران مقیم شام کو مکرر کہا ہے کہ وہ عازم حجاز ہوں۔ یا دعا کرتا ہے کہ سلیمان دیکی کا دل اس ایرانی آغا کے سینے میں پہنچ جائے۔

ہمارے مہربان جناب بہزو مرادانی اودھ پنچ کے مضمون "بیخودی" کا جواب لکھ رہے ہیں۔ جواب الجواب بھی آئندہ ہفتہ سے شروع ہوگا۔

منتظمی اگر اگر عزیز کے ساتھ ہی جن ملک ابن سعود بھی دعا کرتے جاتے ہیں جہاں پہنچتے ہیں کمیٹی بناتے ہیں اور ولی عہد مستورہ کے ساتھ وہاں گشت کی کہ جس سے جو غبار دلوں پہ ہے بھی آپ تعلیم و تلقین و تکذیب سے بجھانے کی سعی کرتے ہیں۔ گو خلافت کے عشق میں ہمیں بھی ادا کا فرض ہے۔ آخر وہ رسل و رسائل کے متعلق کو کی گج کا سلسلہ ختم جواب بر کتبہ صاحب فرماتے ہیں صاحب مرد پیدا ہوں گا کہ جس طرح ہو سکے ترکوں سے سمجھا کرو۔ با برکو بات۔ کوئی دوستوں سے لڑتا ہے۔ ایک مدت تک لڑنا دوستی دوائی بیزاری ہو کچھ عرصہ ایک مقصود ہے۔ تو دل لگی یاروں کے جیتے ہیں وہ ہر گز

معارف النغمات

یعنی

وہ بے نظیر کتاب جس نے پیچ پیچ ہوا میں گرہ لگائی

اور

ایک گراموفون کی طرح سُروں کے محفوظ رکھنے

بلکہ

گلے کے جملہ حرکات کاغذ پر لکھ لینے کے قواعد سکھائے

ایک

مشہور معروف کتاب ہے

اس کے

حصہ اول کے دو ایڈیشن شائع ہو چکے اور جاننے والے جانتے ہیں کہ تا حال موسیقی کے جزو علمی اور عملی پر اس سے بہتر کتاب شائع نہیں ہوئی اب اسی کتاب کا

حصۂ دوم

طبع ہوا ہے۔ حصۂ دوم میں مصنف نے

اساتذۂ فن کے علم سفینہ

کو

علم سفینہ بنایا ہے

یعنی

تان سین کے عہد سے زمانۂ حال تک صدہا اساتذۂ فن کی گائکی اور انکے گلے سے نقل کی ہوئی دھرپد اور ہوری نقشہ کتاب پر کھینچ دیا ہے۔

اُستاد محمد علی خاں

میاں تان سین کے آخری یادگار ہیں صدہا راگوں کی دھرپد اور ہوریاں اس کتاب میں ان سے نقل کی گئی ہیں۔ لطف یہ کہ اگر آپ سُر گلے سے ادا کرنے پر قادر ہیں تو کتاب کے رموز کو سمجھ لینے کے بعد جو کہ نہایت وضاحت سے ابتدائے کتاب میں لکھ دیئے گئے اُسی طرح ہر ایک راگ کو برت سکتے ہیں جیسے کہ اُستاد خود تعلیم دیتا ورنہ ایک معمولی ہارمونیم یا سارنگی سے کام نکال سکتے ہیں۔ انکے علاوہ دیگر مشاہیر کا سرمایۂ ناز بھی آپ کو اس کتاب میں ملے گا۔ فی الحقیقۃ مصنف نے لاکھوں روپیہ صرف کیا اور ایک عمر کی محنت سے کام لے کے اس کتاب کو مرتب کیا ہے۔

قیمت جلد اول للعہ ر قیمت جلد دوم للعہ ر

محصول ڈاک ہر حال میں ذمہ خریدار

المشتہر: منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

ایک فلسفی

یعنی

مرحوم مولانا کرامت حسین سابق جج ہائی کورٹ الہ آباد کے کار آمد خلائق مصنفات یہ وہ نادر تصنیفات ہیں جنھوں نے اُردو زبان کو علمی بنا دیا ہے ملک کے ہر ایک بچہ کو پڑھائیے اور کام کا آدمی بنائیے اگر خود پڑھیے تو زندگی کی قیمت بڑھائیے۔

افراد کاسبہ۔ پیشہ ور کے مطالعہ کی چیز ہے۔ اُردو ۱۲ ار

الدین اوسالکون۔ یعنی موازنہ مذہب و سائنس اُردو ۱۲ ار

علم الاخلاق (مسلم گرلز اسکول کے کورس میں داخل تھی اُردو یونیورسٹی حیدر آباد دکن کے نصاب تعلیمی میں شامل تھی مجلد قیمت مع محصولڈاک عہ

امور عامہ - عربی فلسفۂ عقلی کا کار آمد متن ہے ۱۴ ر

زائد خریداروں کو کمیشن دیا جائے گا

المشتہر

منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

اودھ پنچ لکھنؤ ۱۹۲۴ء

کی چند مکمل جلدیں دفتر میں برائے فروخت موجود ہیں قیمت فی جلد عہ مع محصولڈاک۔ مشتاقین جلد طلب فرمائیں۔

منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

شرائط ایجنسی

(۱) نقد روپیہ پیشگی جمع کرنا ہوگا۔

(۲) رقم جمع شدہ کے ادا ہوتے ہی پرچہ کی روانگی موقوف کردی جائے گی۔

(۳) پانچ پرچہ فی ہفتہ سے کم کی ایجنسی قبول نہ کی جائے گی۔

(۴) بحساب دو آنہ فی پرچہ فروخت کرنا ہوگا اور چہارم کمیشن ایجنٹ صاحب کو دیا جائے گا۔ علاوہ خاص حالتوں کے پُرانا پرچہ واپس نہ لیے جائینگے۔

منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

جن صاحب کو قوت مردمی کا مکمل اور بےنظیر علاج کرانا ہو تو اس پتہ پر خط و کتابت فرمائیں۔ جواب کیلئے ایک آنہ کا ٹکٹ آنا چاہیے۔

سید قاسم حسین رضوی متصل غسل خانہ پاٹا نالہ لکھنؤ